فخر ملت، خلیفہ مسلمین سلطان جمال الدین محمد بن حسن (دور ۱۳۴۲ء)

حاکم سلطنت اسلامیہ ہوسپٹن (ہناور)

از: حضرت مولانا محمد شفیع قاسمی بن ڈاکٹر علی ملپا صاحب بھٹکلی مدظلہ

(بانی وناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل، وسابق مہتمم ونائب ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل)

امیر المسلمین سلطان جمال الدین محمد بن حسن قوم کا ایک عظیم سپوت تھا۔آپ کے والد ناخدا حسن یہاں کے بڑے تاجر تھے،اور دینی ذوق کے مالک تھے۔انہوں نے قدیم گوا میں ایک عالیشان مسجد تعمیر کی تھی۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خاندان سالوں پہلے یہاں آباد ہو چکا تھا۔اور پورے علاقہ پران کا اثر ورسوخ تھا اور سن 700 ہجری مطابق 1300 عیسوی میں عربی وعجمی مسلمانوں کی بڑی تعداد یہاں موجود تھی۔اسی لئے سلطان جمال الدین محمد بن حسن سن 740 ہجری میں ایک اسلامی ریاست قائم کرنے میں کامیاب ہوئے۔

مشہور مراکشی سیاح شیخ محمد بن عبداللہ بن بطوطہ (متوفی 1377 عیسوی) کے سفرنامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان جمال الدین محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ 743 ہجری مطابق 1342 عیسوی میں یہاں کے حکمراں تھے۔اور ہناور کے قریب ہوسپٹن میں ان کا پایہ تخت تھا۔وہ بہت ہی بہادر اور دیندار تھے۔گوا سے لے کر کالیکٹ تک سلطان کا اثر ورسوخ تھا۔کالیکٹ کے راجا سلطان کو جزیہ بھی دیا کرتا تھا۔ان کے دور میں بصرہ، عدن، حضرموت وغیرہم سے کثیر تعداد میں مسلمان یہاں آکر آباد ہوئے۔مساجد ومدارس تعمیر کئے گئے۔علماء ومشائخ کی کثیر تعداد یہاں آکر آباد ہوئی۔سلطان کی حکومت میں مفتی،قاضی،خطیب اور اساتذہ علم وفن مقرر کئے گئے تھے۔ابن بطوطہ نے جس انداز سے سلطان کی تعریف وتوصیف کی ہے،اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ایک عظیم المرتبت خلافت راشدہ کے طرز کے حکمراں تھے۔افسوس کہ تمام مورخین نے اس جلیل القدر اسلامی حکمراں کو فراموش کر دیا اور کسی تاریخی کتاب میں ان کو جگہ مل نہ سکی۔ابن بطوطہ نے اپنے مشاہدات کو اس طرح تحریر کیا ہے۔

''سلطان جمال الدین محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ بہترین حاکموں میں سے ایک حاکم ہے۔وہ ایک غیر مسلم حکومت کے راجا ہریب کے ماتحت ہے۔سلطان جمال الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ (Sultan Jamaluddin Muhammad) نماز کا پابند ہے۔نماز باجماعت ادا کرتا ہے۔اس کا معمول یہ ہے کہ وہ علی الصبح مسجد آتا ہے۔اور تلاوت کرتا ہے۔اول وقت میں صبح کی نماز ادا کرتا ہے، پھر سواری پر شہر کا چکر لگاتا ہے، پھر چاشت کے وقت مسجد آکر نماز ادا کرتا ہے، پھر اپنے محل جاتا ہے۔وہ ہر ماہ ایام بیض (۱۳،۱۴،۱۵ قمری مہینہ) کے روزے رکھتا ہے۔میرے قیام کے دوران افطار کے لئے مجھے مدعو کیا۔اس وقت فقیہ (قاضی نورالدین) علی رحمۃ اللہ علیہ اور فقیہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے۔چار ٹپائی (Mini chair) کو زمین پر رکھا،اور ہم لوگ اس پر بیٹھ کر روزہ افطار کیا ــــــــــــــــ۔سلطان جمال الدین محمد کا لباس ریشم اور پتلے سوت کا بنا ہوا ہے۔اوپر اور نیچے دو کپڑے اوڑھتا ہے۔کمر پر

پٹہ(Belt) باندھتا ہے۔سر کے بال کٹاتا ہے۔سر پر چھوٹا سا عمامہ باندھتا ہے،اور باہر جاتے وقت عبا بھی پہنتا ہے۔

میں (ابن بطوطہ) نے یہاں تیرہ(13) مکتب لڑکیوں کے اور تیئیس(23) مکتب لڑکوں کے دیکھے۔ یہاں کے لوگوں کا ذریعہ معاش سمندری تجارت ہے، یہ لوگ کھیتی نہیں کرتے۔سلطان کی فوجی قوت کی وجہ سے ملیبار (Malabar) کے لوگ سلطان جمال الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ کو ہر سال کچھ رقم ادا کرتے ہیں، اسلئے کہ سلطان کے پاس چھ ہزار(6000) کی فوج ہے۔'' (رحـــلة ابـــن بطوطه،ص ۲۷۸)

نـــوٹ: ۱) بعض لوگوں نے فقیہ علی سے فقیہ علی مہائمی مرادلیا ہے،صحیح نہیں ہے، اسلئے کہ فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۷۷۶ھ ہجری ہے۔

۲) فقیہ اسماعیل سے بعض حضرات مخدوم فقیہ اسماعیل بن ابراہیم صدیقا بھٹکلی متوفی ۹۴۹ھ ہجری مرادلیا ہے، یہ بھی صحیح نہیں ہے، اسلئے کہ ان کا زمانہ بہت بعد کا ہے۔

سلطان جمال الدین محمد کی حکومت کتنے سال رہی، اس کا صحیح علم نہ ہوسکا۔ البتہ سلطان نے اپنی سلطنت کو توسیع کرتے ہوئے گوا پر حملہ کیا، جس سے سلطان کو بہت نقصان اٹھانا پڑا اور دشمنان اسلام کی نظر میں یہ اسلامی حکومت کھٹکنے لگی۔ اور انہوں نے اس حکومت کو کمزور کرنے کی سازشیں شروع کیں۔ بالآخر اس سلطنت کا خاتمہ کردیا گیا۔سلطان نے اپنے دارالخلافہ کے طور پر ایک شہر کو آباد کیا تھا، جس میں عالیشان مسجد، مکانات ومحلات تعمیر کئے تھے۔ اس نئے شہر کو لوگ ہوسپٹن (نیا شہر) کہا کرتے تھے۔سلطنت کے زوال کے بعد اس شہر کو ہمیشہ کیلئے مسمار کیا گیا۔ اس وقت وہاں کے کھنڈرات اور کچھ علامتیں اس اسلامی حکومت کی یادتازہ کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سلطان جمال الدین محمد بن حسن کے درجات کو بلند کرے اور اس کی لغزشات کو معاف کرے اور ان کے خوابوں کو دوبارہ شرمندہ تعبیر کرے، آمین۔ اے کاش! بھٹکل اور اطراف بھٹکل کے مسلمان اس مسلم سلطان کی یادوں کو تازہ کرتے اور ان کے نام سے کوئی یادگار قائم کرتے۔

سلطان جمال الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب، کہاں اور کن حالات میں ہوئی، معلوم نہ ہوسکا، البتہ مشہور ہے کہ مرزان میں آپ کی قبر ہے۔ اللہ اعلم۔ آپ عربی النسل، مسلکاً شافعی ہیں۔